(قسط ۶۸)

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی
استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ذاتی ڈائری

۱۹۸۷ء کی ڈائری

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کی نفاذ شریعت کے لئے اسمبلی میں مساعی

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب، اہل محلہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

ختم بخاری شریف اور امتحانات کا انعقاد

مئی ۱۹۸۷ء: دارالعلوم کے تعلیمی سال کے اختتام پر رجب کے آخری عشرہ میں دارالعلوم کی جامع مسجد میں ختم بخاری شریف کی تقریب منعقد ہوئی ، حسب سابق اس سال بھی بغیر کسی پیشگی اطلاع اور اعلان کے قرب وجوار سے دارالعلوم کے محبین ومخلص علماء وفضلاء اور شائقین نے بڑی تعداد میں شرکت کی ، حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا، اور مختصر خطاب بھی فرمایا، اس موقع پر طلباء دورہ حدیث کی دستار بندی کے علاوہ دارالحفظ والتجوید کے ۲۵ طلبہ کو حفظ القرآن کی سندات بھی تقسیم کی گئیں۔

۲۷ رجب سے تعلیمی سال کے اختتام پر دارالعلوم کے سالانہ تقریری اور تحریری امتحانات منعقد ہوئے جو ہفتہ بھر جاری رہے ، طلبہ دورۂ حدیث اور دوسرے درجات کے جن طلبہ نے وفاق

المدارس کے امتحانات میں شرکت کی تھی ، ان کیلئے کراچی اور ملک کے دوسرے حصوں سے علماء کرام نگرانی کیلئے تشریف لائے اس سال اوراب کے کے امتحانات کے نتائج کے پیش نظر عمومی طور پر طلبہ کا تعلیمی معیار تسلی بخش رہا۔

مولانا الیاس اکوڑوی اور مولانا اشرف مردانی کی نمایاں کامیابی

نیز دارالعلوم کے دورۂ حدیث کے دو طلبہ کو اس سال یہ اعزاز بھی حاصل رہا کہ وفاق المدارس کے امتحانات میں پورے ملک کی سطح پر انہوں نے دوم اورسوم پوزیشن حاصل کی، چنانچہ مولانا محمد الیاس اکوڑی نے ٦٠٠ میں ۵۵۵ نمبر حاصل کر کے کل پاکستان میں دوسری اور مولانا اشرف علی مردانی نے ٦٠٠ میں سے ۵۵۲ نمبرات حاصل کر کے ملکی سطح پر تیسری پوزیشن حاصل کی۔

سفر عمرہ : مئی ۱۹۸۷: احقر (سمیع الحق) دارالعلوم حقانیہ کے استاذ جناب مولانا انوارالحق ، الحق کے منیجر شفیق فاروقی ، اور کاتب الحق جناب مولانا محمد عبدالواحد اختر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں عمرہ ادا کرنے کی غرض سے حجاز مقدس گئے ،عشرہ بھر وہیں قیام رہا، یکم شوال کو بخیر وعافیت واپسی ہوئی

مولانا پیر محمد وقفی کی شہادت : دارالعلوم کے ایک لائق ہونہار ، جواں سال روحانی فرزند اور مجاہد فاضل جناب مولانا پیر محمد وقفی فاضل حقانیہ بھی اپنے دوسرے رفقاء کی طرح جہاد افغانستان میں روسی دشمن سے مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہو گئے ،انا للہ وانا الیہ راجعون.

شہید موصوف نے درس نظامی کی تکمیل اوردورہ حدیث دارالعلوم میں کیا تھا، چھ سات سال دارالعلوم میں زیر تعلیم رہے حضرت شیخ صاحب دامت برکاتہم سے عقیدت اور گرویدگی تھی ، اخلاص وایثار اور جذبۂ قربانی کی مجسم تصویر تھے ، نظم وضبط ،تحریک وتنظیم اور جہاد ان کی فطرت اور طبیعت ثانیہ بن چکا تھا، طالب العلمی کے زمانہ میں بھی تعطیلات کے ایام میں دارلعلوم سے طلبہ کی جماعتیں ساتھ لے کر میدان کارزار میں عملاً شریک ہوا کرتے تھے، دارالعلوم کے تمام اساتذہ ومشائخ کے مخلص خادم اور منظور نظر تھے، مرحوم کی مظلومانہ شہادت کی خبر دارالعلوم حقانیہ، حقانی فضلاء اور مجاہدین کے حلقوں میں حد درجہ رنج وقلق سے سنی گئی۔ جوں ہی یہ روح فرسا خبر دارالعلوم پہنچی تو اساتذہ وطلبہ نے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی کی مرحوم کیلئے رفع درجات ،ایصال ثواب، ان کے خاندان اور جملہ شہداء ومجاہدین افغانستان کی کامیابی کیلئے دعائیں کی گئیں۔

حقانیہ سکول میں تعمیرات کی تکمیل اور ہائی کلاسوں کا اجراء: الحمدللہ کہ تعلیم القرآن ہائی سکول کا جدید اور عظیم تعمیراتی منصوبہ مکمل ہوگیا ہے مڈل سکول کی قدیم عمارت پر جدید بالائی منزل کی تعمیر

کافی عرصہ سے کام جاری تھا، تاہم اس سے تعلیمی کام متاثر نہیں ہوا، مناسب منصوبہ بندی اور حکمت عملی سے بالائی منزل کا یہ عظیم منصوبہ جو متعدد درسگاہوں، اسٹاف روم، وسیع ہال، لائبریری اور دفاتر پر مشتمل ہے، بڑے شاندار طریقہ سے مکمل ہوگیا۔ تعلیم القرآن سکول کے درجہ مڈل سے ہائی ہوجانے کے پیش نظر کئی نئے اساتذہ کا تقرر عمل میں لایا گیا، سائنس اور تعلیمی امور سے متعلق نئے تقاضوں اور ضرورتوں کے پیش نظر مزید متعلقہ اشیاء بھی مہیا کردی گئی ہیں اور اب نہم ودہم کی باقاعدہ کلاسوں کا اجراء بھی کردیا گیا ہے، الحمدللہ کہ تعلیم القرآن حقانیہ ہائی سکول اپنی دینی اور دنیوی تعلیم کے امتزاج اور تعلیمی وتربیتی معیار کے پیش نظر علاقہ بھر میں مقبول اور لوگوں کی دلچسپی اور توجہ کا مرکز رہا ہے، جس کے پیش نظر تعلیمی سال کے آغاز پر نئے داخلوں کے وقت خواہشمند طلبہ کی کثرت کے پیش نظر گنجائش کو ملحوظ رکھ کر داخلہ کیا جاتا ہے۔

غیر اسلامی بجٹ کی وجہ سے متحدہ شریعت محاذ کا بائیکاٹ

۹رجون کو قومی اسمبلی کے صبح کے اجلاس میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے متحدہ شریعت محاذ کے فیصلے کے مطابق بجٹ سیشن سے شریعت محاذ کے تمام ارکان کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان فرمایا، جو اختتام تک جاری رہا، محاذ کے رہنماؤں کے بائیکاٹ کے بعد اپوزیشن اور اسلامی پارلیمانی محاذ کے ارکان نے بھی وقتی، علامتی بائیکاٹ کر کے شریعت محاذ کے بائیکاٹ کو مؤثر بنایا، الحمدللہ کہ بجٹ کے سلسلہ مین حکومت نے نظرثانی کرلی، مگر اصل مسئلہ نفاذ شریعت پر حکومت تاحال ٹس سے مس نہ ہوئی، ان شاء اللہ پارلیمانی تاریخ میں محاذ کے اس فیصلہ اور حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ کے اس اعلان کا ایک اہم مقام رہے گا۔

شیخ الحدیث دامت برکاتہم کا بجٹ پر اظہار خیال

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ محترم سپیکر صاحب!

میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے اجازت دی میں آپ کا مختصر وقت لوں گا، چونکہ ایوان میں ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں، کہ اس بجٹ پر غور کریں کہ آیا یہ قابل برداشت ہے یا نہیں آیا شریعت اسلامیہ کے مطابق ہے یا نہیں مخالف ہے کیا اس سے مظلوم کی دادرسی ہوتی ہے؟ ظالم سے بدلہ لیا جاتا ہے؟ بہرتقدیر اس بجٹ پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو بحیثیت جمہوری ہونے کے، اس کے متعلق ہمارے اکثر لوگوں کا کہنا ہے، کہ یہ جمہوری ہے، میرا خیال یہ ہے کہ مجھ سے پہلے جو تقریریں ہوئیں انہوں نے تصریح کردی کہ وزرا صاحبان بازار میں ذرا جا کر تحقیق کرلیں تو ہر چیز کی قیمت اور نرخ بڑھ چکے ہیں، کرائے بڑھ چکے ہیں پھر

بھی حالت یہ ہے کہ اس کوعوامی اور جمہوری کہا جاتا ہےتو میری سمجھ میں یہ آتا ہے، کہ جمہوری معنی ہے، عوامی اورعمومی یعنی یہ بجٹ ایسا ہے، کہ جس سے انسان ، بچہ، بوڑھا، عورت یہاں تک کہ حیوانات بھی اس کے برداشت سے معذور ہیں، اس کی زد میں آرہے ہیں، اوران سب کو تکلیف پہنچ رہتی ہے، جمہوریت کے نام پر سب لوگوں کو جکڑ دیااورسب لوگوں کی کمر توڑدی ، ہر چند شکوہ وشکایت ہے جب ہم بازار میں پھرتے ہیں تو ہمیں لوگ کہتے ہیں، کہ ہماری تباہی وبربادی آپ ممبران دیکھ رہے ہیں، اور کچھ آواز نہیں اٹھاتے۔

اسلام کے نام پر آنے والو سب اپنے گریبان میں دیکھو: تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ جمہوری تو قطعاً نہیں ، رہی اسلام کی بات کہ اس ملک میں اسلام نافذ ہوگا، اور یہاں جو اسلام چاہتا ہے، وہ ہمیں ووٹ دے، ہم سب لوگوں جو یہاں آئے ہیں، حقیقت یہ ہے، کہ آپ سب لوگ اپنے گریبان میں دیکھیں کیا تم لوگوں نے وعدہ نہیں کیا کہ ہم شریعت کا نفاذ کریں گے، ؟ اگر کیا ہے اور یہ بات درست ہے، کہ چھوٹے بڑے یہاں جتنے بھی ایوان میں ہیں سینٹ میں ہیں انہوں قوم سے وعدہ کرلیا ہے ، کہ اسلام کو نافذ کریں گے، اب جب سینٹ میں یہ بل پیش ہوا تو اب بیانات آرہے ہیں، کہ ہم یہ شریعت بل نافذ نہیں کریں گے بلکہ ایسی شریعت نافذ کریں گے جس پر سب کو اتفاق ہو، تو بھائی اگر آپ سب کا اتفاق چاہتے ہیں تو اول تو یہ ہے کہ یہ چودہ سو برس تک یہ اسلام نافذ اور جاری رہا، اس وقت کسی نے نہیں کہا کہ اس میں اختلاف ہے، اگر ایسا ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ رات اور دن میں اختلاف ہے، تو اس سے بھی نکل جاؤ اور زمین وآسمان میں بھی اختلاف ہے، اس سے بھی نکل جاؤ اسلام کا مسئلہ آتا ہے تو ہمیں اتفاق یاد آجاتا ہے جب کہ حق وباطل میں اتفاق کب ممکن ہے۔

اسلام کا مسئلہ آتا ہے تو ہمیں اتفاق یاد آجاتا ہے جبکہ حق وباطل میں اتفاق کب ممکن ہے۔

یہ عجیب مسئلہ ہے، کہ جب اسلام کا مسئلہ آتا ہے، تو کہا جاتا ہے، کہ اس میں اختلاف کو دور کریں گے، آپ کیسے دور کریں گے حق وباطل میں اختلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رہا، اوران سے پہلے جو پیغمبر گذرے ہیں ان کے زمانے میں بھی اختلافات رہے ہیں، ان کے زمانے میں بھی مسلمانوں اور کافروں کے درمیان اختلافات رہے ہیں، تو وہاں تو کسی نے یہ نہیں کہا، آج یہ کہا جارہا ہے، کہ ہم اختلاف کو مٹائیں گے۔

بھائی ! میں تفصیل سے عرض نہیں کرنا چاہتا، لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ ٹال مٹول ہے، اسلئے کہ اگر کوئی اختلاف نہ کرے تو وہ بھی کھڑا ہوجائے ، اور وہ بھی یہ کہہ دے کہ بھائی میرا مطالبہ ہے یہ صرف پاکستان ہی نہیں ہے، کہ حکومت چلاتا ہے، ایران بھی تو چلاتا ہے، جایئے ! ایران میں وہاں کتنے سنی ہیں ان کے کتنے حقوق کو جمع کیا گیا اور جاری کیا گیا۔

کوئی ہے یا اسی طریقہ سے دوسری حکومتوں میں ملکوں میں وہاں بھی تو اقلیتیں ہوا کرتی ہیں یہاں بھی اقلیتوں کے الگ حقوق ہیں، شریعت میں ان کو پورے حقوق کا تحفظ دیں گے الغرض محض بہانہ ہے، تو میں یہ عرض کرتا ہوں، کہ اسلام (شریعت بل) تو ابھی ہمارے ایوان نے مانا نہیں، سینٹ میں ابھی جھگڑا ہے، اس پر تو ابھی جو پیدا نہیں ہوا اس کا نام رکھ دیا، بچہ پیدا نہیں ہوا اس کا نام رکھ دیا، اسلام بصورت شریعت بل ابھی ہم لوگوں نے مانا نہیں ہے، اور ہم اس کے مخالف ہم اس میں انتظار کریں کہ اختلاف مٹ جائیں آسمان اور زمین مٹ جائیں تو تب اختلاف ہے نا۔

جب اسلام زندگی میں آیا نہیں تو بجٹ کیسے اسلامی تھا: اس اختلاف کو مٹانے کے انتظار میں ابھی اسلام نہیں آیا، تو جب اسلام زندگی میں آیا نہیں تو یہ تمہارے بجٹ اسلامی کیسے بنا؟

اسلامی ہے یا کفرانی ہے، اسلام ہے ہی نہیں، ابھی جاری کریں گے، غور کریں گے، اتفاق آئے اختلاف ختم ہوگا سب اس کے بعد یہ مراحل طے ہوں گے، یعنی اسلام آنے کے بعد چالیس برس ہم حکومت چلاتے رہے عوم کو کہتے رہے، کہ اسلام لائیں گے اور ہم ایوان کے جو ممبر ہیں وہ یہ کہتے رہے، کہ ہم اسلام لائیں گے، وہ اسلام کہاں ہے لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ یہ اسلام ہے کہ ہر چیز کو مہنگا کر دیا گیا، ہر برائی بے حیائی پھیلا دی گئی، اسلئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپکا زیادہ وقت نہیں لیتا، میں اپنے شریعت محاذ کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ بجٹ نہ اسلامی ہے نہ جمہوری بلکہ غیر اسلامی اور ظالمانہ ہے

محاذ کے مشورے کے مطابق یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ اسلامی نہیں ہے، جمہوری نہیں ہے، یہ بالکل غیر اسلامی اور ظالمانہ ہے، میں اس کی تائید نہیں کرتا اور متحدہ شریعت محاذ کے ممبر بھی اس کی تائید نہیں کرتے، تو اس بجٹ کا بھی ہم بائیکاٹ کریں گے ہم کہیں گے کہ ہم اس میں شامل نہیں ہوتے، ہم کیوں ظلم میں شریک ہوں ہم اس بجٹ میں شریک نہیں ہوتے، اس بجٹ کا بائیکاٹ کریں گے ہم کہیں گے اس بجٹ کا بائیکاٹ کرتے ہیں، اس بجٹ کا ہمارا بائیکاٹ ہوگا، میں اپنے متحدہ شریعت محاذ کے بزرگوں سے اور دوسرے ممبر بھی مسلمان ہیں ہمارے پکے مسلمان ہیں، پختہ مسلمان ہیں ان سے بھی میں عرض کروں گا، کہ شریعت کا انکار نہ کریں، اور شریعت کا نفاذ فرمائیں، فوراً اعلان کر دیں تا کہ یہ ہمارے بجٹ اور یہ ہماری، تمام چیزیں عبادتوں میں شمار ہو جائیں، میں اس کا بائیکاٹ کرتا ہوں اور میرے ساتھ میرے جو بزرگ ہیں وہ اس ایوان کے اس بجٹ کا انقطاع کا اعلان کرتا ہوں باقی دوسرے بزرگ بھی مجھے یقین ہے، کہ ان شاء اللہ ہمارے ساتھ بائیکاٹ میں شمولیت فرمائیں گے۔

جہاد افغانستان کے مختلف محاذوں کی رپورٹ (مولانا حلیم حقانی کے قلم سے)

جون ۸۷ء/۱۹۸۷ء دارالعلوم حقانیہ کے فاضل مولانا محمد حلیم حقانی بھی دوسرے فضلاء دارالعلوم کی طرح روسی نجیب فوجوں سے جہاد افغانستان کے میدان کارزار میں برسرپیکار ہے، انہوں نے حال ہی میں تازہ رپورٹ بھیجی ہے، جو کچھ یوں ہے کہ:

(۱) پوست کے مقام پر افغان مجاہدین کی سات جماعتوں کے اتحاد کی تنظیم نے روسی فوجوں کے ساتھ زبردست مقابلہ کیا، میں خود بھی اس میں شریک تھا، حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم کی دعاؤں اور توجہ کے صدقے دارالعلوم کے دوسرے فضلاء کو بھی اس میں شرکت کی سعادت حاصل رہی، مجاہدین نے بڑی پامردی اور استقامت کے ساتھ دشمن کی فوجوں پر غلبہ حاصل کیا، اور ایک بجے کے قریب ہمیں فتح حاصل ہوئی، مجاہدین میں تیرہ حضرات کو شہادت کا مقام علیا حاصل ہوا، چودہ حضرات زخمی ہوئے روسیوں کے بہت سے فوجی مارے کچھ قید کر لئے گئے، اور باقی بھاگ کھڑے ہوئے، مولانا جلال الدین فاضل جامعہ حقانیہ نے بھی اس محاذ پر ہماری بھرپور مدد کی تھی، انہوں نے اپنی کمانڈ کے ۳۵ سپاہی یعنی مجاہدین ہماری مدد ونصرت کیلئے اس محاذ پر بھیج دیئے تھے، تیرہ شہداء سے مجاہدان کے رفیق ہیں، الحمدللہ کہ اس معرکہ میں مجاہدین کو ایک سو بیس کلاشنکوف ۱۵ عدد بڑی مشینیں، چار عدد توپیں، تین عدد زیکیویک مشین، ۵ عدد ھوان توپ، دو عدد راکٹ انداز، ۲ عدد کوہی توپ، ایک سحرائی توپ، مجاہدین کو بطور مال غنیمت حاصل ہوئے، حضرت استاذ محترم مولانا سمیع الحق صاحب اور حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ سے میرے اور تمام فضلاء حقانیہ جو دشمن سے میدان جہاد میں نبردآزما ہیں تسلیمات بھی عرض کردیں اور استقامت وشجاعت اور فتح ونصرت کی دعاء کی بھی درخواست۔

(۲) ماٹی سنا کی ولایت پکتیا کے قریب ایک شارع عام پر ہمارے مجاہدین سر میں سودائے شہادت لئے مسلح کھڑے تھے کہ اچانک نجیبی روسی فوجوں کی یلغار آن پڑی، زبردست لڑائی ہوئی، مجاہدین کی تعداد قلیل ترین تھی، بدقسمتی سے دشمن اس مقام سے ہم سے قابض ہوگیا مگر اللہ کے فضل وکرم سے ہم نے ہمت نہیں ہاری، سات جماعتی اتحاد ہوا، مختلف گروپوں اور لڑائی کے بعد اللہ پاک نے مجاہدین کو پھر سے غلبہ عطا فرمایا اور دشمن کی فوج بھاگ گئی، مولوی الف گل، جسے پکتیا محاذ کے جہاد کمانڈر مولانا جلال الدین حقانی نے مجاہدین کی ایک جماعت کیساتھ یہاں کے سپاہیوں کی نصرت کیلئے بھیجا تھا، نے بڑی بے جگری سے شجاعت کا مظاہرہ کیا، ان کی تشریف آوری سے مجاہدین کی ڈھارس بندھی، دشمن کے چالیس سپاہی جہنم رسید کردیئے گئے، اور ستر سے زائد افراد ان کے شدید مجروح ہیں، ایک سو کے قریب کلاشنکوفیں، متعدد توپیں، مختلف

مشینیں مجاہدین کو مال غنیمت میں حاصل ہوئیں، مجاہدین میں ۶ مجاہد شہید ہوگئے، شہید نصر اللہ اور شریں جمال شہید مولانا جلال الدین حقانی کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے، جنہوں نے اس معرکہ میں شہادت نوش کی۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ شارع عام مجاہدین کے قبضہ میں ہے، اپنے استاذ گرامی قدر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی دعاؤں اور توجہ کی برکت سے اس معرکہ میں مجھے شرکت کی سعادت حاصل رہی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تاحال خیریت وعافیت سے ہوں۔

(۳) اس ماہ ہمارے محاذ کے مجاہدین نے ہر طرف سے روسی نجیبی فوجوں پر ہر طرف سے حملوں کی یلغار کردی ہمارے دو مجاہد کفار کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور جبل السراج میں شہید کردیئے گئے، مجاہدین نے روسیوں کے طیارے مار گرائے اور کئی ایک روسی فوجی ہلاک ہوئے، اس کے بعد روسیوں نے ہوائی اور زمینی گولوں سے آگ برسائی اور ظلم وبربریت کا ریکارڈ قائم کردیا، عفیف عورتیں اور معصوم اور بیگناہ بچے جلا کر بھون دیئے گئے، یہ واقعہ سنگر ولایت کے مقام پر پیش آیا، جہان مجاہدین مورچہ بند تھے، مگر ہوائی بمباری اور مسلسل چار روز تک آخر اس کی تاب کیسے لائی جاسکتی تھی، یہ تاریخ کا ایک عظیم حادثہ ہے، چند روز قبل ''سپرلی'' نامی ایک سرکاری طیارہ روسی کابل فوجیوں اور ہمنواؤں کو لئے جلال آباد سے کابل جارہا تھا کہ مجاہدین نے مار گرایا، طیارہ پانی کے ایک ڈیم میں گر کر تباہ ہوگیا، چالیس آدمی ہلاک ہوگئے اور تین آدمی زندہ گرفتار کرلئے گئے جواب مجاہدین کے قبضہ میں ہیں۔

(۴) مجاہدین کا ایک قافلہ جو دس روز سے مسلسل سفر ہجرت کررہا تھا کہ اچانک روسی درندوں کی ایک بڑی فوج کے نرغہ میں آگیا، اٹھارہ مجاہدین شہید کردیئے گئے، چھوٹے اور بے گناہ بچوں کو ماں کی چھاتیوں پر رکھ کر ذبح کردیا گیا، بہیمیت ودرندگی اور ظلم وتشدد کی ایسی مثال، درندوں میں بھی کم ملے گی، مگر روسی درندوں کی تاریخ اس سے معمور ہے۔

(۵) شوال کے پہلے عشرہ میں جب مولانا پیر محمد وثقی شہید، میدان کارزار میں دشمنوں کی گولیوں کا نشانہ بنے اور ان کا نچلا دھڑ کٹ گیا اور اس حالت میں گھنٹہ بھر زندہ رہے، تو جب تک ہوش رہا، اپنے اساتذہ بالخصوص شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے نام تسلیمات، درخواست دعا اور بخشش حقوق کا پیغام دیتے رہے، اور حاضرین کو اس کے پہچانے کی بار بار تاکید کرتے رہے، مرحوم نے شہادت سے پندرہ روز قبل شادی کی تھی مگر جہاد میں شرکت کی خوشی اور جذبہ شہادت سب کچھ پر غالب رہا۔

حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم العالیہ سے حکیم محمد سعید کی ملاقات اور عیادت

ہمدرد فاونڈیشن کے چیئر مین جناب حکیم محمد سعید صاحب مورخہ ۲۸ جون کو مغرب کے وقت حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم کی عیادت کیلئے دارالعلوم تشریف لائے اور شیخ الحدیث دامت برکاتہم سے احقر کی اقامت گاہ پر ملاقات اور عیادت کی ، امراض کی تشخیص و تحقیق کی اور معالجہ کے سلسلہ میں مفید ادویات کے نسخے تجویز کئے ،علاوہ ازیں ملکی حالات اور قومی سطح پر طبی خدمات کے سلسلہ میں تبادلہ خیال کیا حکیم صاحب نے عباسی حکمرانوں کی طرح قدیم طرز کے ''مدینۃ الحکمۃ'' آباد کرنے کے اپنے وسیع اور عظیم تعمیراتی منصوبہ کی تکمیل اور استحکام کے لئے شیخ الحدیث دامت برکاتہم سے دعا کی درخواست بھی کی شیخ الحدیث صاحب نے اس اس منصوبہ کے متعلق فرمایا آپ قوم اور ملک وملت کی قیمتی اثاثہ ہیں آپ کے عزائم اچھے اور حوصلے بلند ہیں، میری دلی دعا ہے کہ باری تعالیٰ آپ کو مدینۃ الحکمۃ بسانے اور اس کے مثبت اور قومی وملکی اور تعلیمی سطح پر بہترین نتائج وثمرات سے نوازے ،اللہ تعالیٰ آپکی مدد فرمادیگا، طب وحکمت کے ذریعہ بھی آپکی اسلامی اور انسانی خدمات کا سلسلہ بہت وسیع ہے، اور دنیا وآخرت کی سرخروئی کا ذریعہ ہے۔

پون گھنٹہ کی اس نشست میں حکیم صاحب، مولانا عبدالحق اور احقر کی باہمی مشاورت اور تبادلۂ خیال میں ملک میں تحریک نفاذِ شریعت ، شریعت بل کو منظور کرانے اور اس سلسلہ میں پیش رفت اور کامیابی کے امکانات مزید ممکنہ جدوجہد کا مثبت لائحہ عمل اور اس کے کئی ایک پہلو بھی زیر بحث آئے۔

مبلغ اسلام مولانا عبدالشکور دین پوری کا وصال : مشہور عالم دین مبلغ اسلام وکیل صحابہ حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری بھی پچھلے دنوں عازم اقلیم عدم ہوگئے ، اناللہ وانا الیہ راجعون، وقت کے عظیم واعظ ،مجاہد ملت ، ناموس رسالت اور عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کے ترجمان ، اتحاد امت کے داعی اور ملک کے مایۂ ناز خطیب تھے،موصوف کی ساری زندگی تبلیغ واشاعت دین میں گذری ، فرق باطلہ ، رفض وشیعیت ، سارقین ختم نبوت ، اہل بدعت وضلال اور زائغین مبطلین کے باطل نظریات وعقائد کا ابطال اور ان کے خلاف تبلیغی اور لسانی جہاد، مولانا کی تقریروں کا ہدف تھا، شاید ہی ملک کا کوئی شہر ایسا ہو جہاں موصوف توحید وختم نبوت اور ایمان وعمل صالح کی دعوت وتبلیغ کی غرض سے تشریف نہ لے گئے ہوں، موصوف تحریک ختم نبوت ، تحریک نظام مصطفیٰ اور اب تحریک نفاذ شریعت میں اپنے اکابر کے ساتھ ہر میدان میں شانہ بشانہ رہے، دین کی دعوت وتبلیغ کے سلسلہ میں موصوف کے مساعی جمیلہ ، مسلسل سفر اور مواعظ حسنہ ارباب علم ودانش اور اہل وطن کو ہمیشہ یاد رہیں گے ، مرحوم سالار قافلہ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت فیوضہم کے قریبی عزیزوں میں سے تھے نماز جنازہ انہوں نے پڑھائی ، جماعتی اعتبار سے یہ صدمہ

اور نقصان تو نا قابل تلافی ہے ہی، مگر اتحاد امت کے داعی اور مصلحانہ تقاریر و مواعظ کی وجہ سے ملک کے جملہ مکاتبِ فکر اور ارباب دین و دانش مرحوم کی وفات کو قوم وملت کے لئے اپنے عظیم سانحہ قرار دے رہے ہیں، عامۃ الناس میں ان کی مساعی ہمیشہ مشکور رہی ہیں۔اب ان کا معاملہ ایسی ذات سے ہے جو سراپا غفور ورحیم اور مشکور وقدردان ہے، خدا مغفرت کرے بڑے فقیر منش اور درویش صفت انسان تھے۔

مفسر قرآن حضرت مولانا عبدالہادی شاہ منصور کی جدائی:

صوبہ سرحد کی مشہور علمی و دینی شخصیت شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالہادی شاہ منصوری بھی اس دارِ فانی سے دارالبقاء کو رحلت فرما گئے ۔موصوف اتباع سنت، طہارت وتقویٰ، زہد ورع، تبحر علم، وسعتِ نظر اور کتاب وسنت کی تفسیر اور تعبیر میں یگانہ تھے، ساری زندگی مطالعہ کتب بینی اور قرآن کی تعلیم وتدریس میں گذاردی، کئی سالوں سے علیل تھے مگر خدمتِ قرآن اور ترجمہ وتفسیر کے انہاک کا وہی عالم رہا، افسوس کہ اب یہ شمع نور وہدایت بھی ۲۳ر اگست ۱۹۸۷ء بروز اتوار ہمیشہ کے لئے بجھ گئی۔

موصوف دبلے پتلے، نحیف، سادہ وضع، صورت سے متواضع، حلیم اور سیرت سے اگلے وقتوں کی یادگار معلوم ہوتے تھے، ہمہ وقت چشم گریاں اور دل خنداں کی کیفیت طاری رہتی تھی، شہرت نام ونمود پوسٹر بازی اور موجود دور کے اشاعتی طریقوں سے ناآشنا اور طبعاً محترز تھے اپنے آبائی گاؤں شاہ منصور میں گوشۂ عزلت میں زندگی گزارنے اور گمنامی وخاموشی کے ساتھ سفرِ آخرت کی تیاری میں مصروف رہنے کے باوجود طلبہ علوم دینیہ کے مرجع ٹھہرے ہر سال شعبان اور رمضان المبارک کی تعطیلات میں ۲۰۰ سے ۳۰۰ طلبہ آپ کے ترجمہ وتفسیر قرآن کے درس میں شریک ہوا کرتے تھے۔

موصوف کے مطالعہ کی وسعت، ذوق کی لطافت اور پاکیزگی نفس کا نقش عوام وخواص سب کے دل ودماغ پر ثبت ہوچکا تھا، یہی وجہ تھی کہ موصوف کی وفات کی خبر صوبہ سرحد اور پورے ملک میں نہایت رنج و افسوس اور حسرت واندوہ کے ساتھ سنی گئی، لوگ دوردراز مقامات سے پیادہ، بسوں، ویگنوں، اور کاروں میں پہنچتے رہے، دارالعلوم کے اساتذہ ومشائخ اور طلبہ کے علاوہ خود حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم بھی باوجود علالت وشدت مرض کے ان کے جنازہ میں شریک ہوئے، مرحوم کو حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم اور دارالعلوم سے خصوصی تعلق تھا، یہاں کے اساتذہ اور طلبہ کو سرآنکھوں پر بٹھاتے اور ان کے اکرام میں دیدۂ دل نچھاور کرتے تھے، گو موصوف نہیں رہے مگر ان کے لائق اور فاضل فرزندان کا قائم کردہ دارالعلوم اور ہزاروں تلامذہ ان کا عظیم صدقۂ جاریہ ہیں، جو قیامت تک ان کے نام اور کام کو زندہ رکھیں گے۔